

اپنے کبھی کل کو تلاش کیا ؟ □ □ □ □



ہمایوں بھائی! کرش فلم کا وہ کونسا پارٹ ہے جس میں مستقبل کو دیکھنے کے لئے کمپیوٹر بناتے ہیں؟ اور اس میں سائنسدان کا نام کیا ہوتا ہے؟ میں ہمایوں بھائی کا بے حد مشکور ہوں انہوں نے میری رہنمائی فرمائی آپ میرے ساتھ آفس میں کام کرتے ہیں۔ ویسے آپ بھی سوچ رہے ہونگے کہ آخر سب ٹھیک تو ہے یہ اچانک فلم کی بات کہاں سے آگئی؟ دراصل آج کا موضوع ہی کچھ ایسا ہے۔

کل کی کھوج

انسانی زندگی کے کچھ پہلو بڑے ہی دلچسپ ہیں چاہے وہ روز اول سے شروع نا بھی ہوئے ہوں لیکن انکے آثار زمانہ قدیم میں بھی لہجہ لہجہ سے جڑے ہوئے ہیں۔ ان کے بارے میں سائنسدانوں نے کئی کئی سالوں سے تحقیق کی ہے اور اب اس کی کئی کئی مثالیں سامنے آ رہی ہیں۔

۱۳۰۰ میں ناپکے پائے تھے۔ اس کے بعد ۱۳۰۰ء میں راجہ راجہ نے اس میں درجہ بندی کی۔ یہ سب سے پہلے ہونے والا ہے؟ انڈیا کی مشہور فلم کرش ۲ بھی اسی موضوع پر بنی ہوئی ایک سائنس فکشن فلم ہے جس میں رائل جو کہ ایک سائنسدان کا کردار ادا کرتا ہے اور ڈاکٹر آریا کے مشورہ پر ایک ایسا کمپیوٹر بنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے جسکے ذریعے سے آنے والے کل کو دیکھا جاسکتا تھا، چلیں یہ تو ایک فلم تھی لیکن جدید سائنس اور ٹیکنالاجی کے دور میں بھی آج کا انسان کہیں نہ کہیں اس کھوج میں اپنا وقت صرف کرتا رہا ہے اور ممکن ہے کہ آنے والی نسلیں اس معاملے میں کچھ حیران کن نتائج بھی سامنے لے آئیں۔

آپنے حضرت موسیٰؑ کی پیدائش کا واقعہ ضرور پڑھا ہو گا جس میں فرعون کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ایک بچہ پیدا ہونے والا ہے جس کے ہاتھوں تمہاری سلطنت ختم ہوگی اس واقعہ میں غور طلب پہلو یہ ہے کہ اس وقت کچھ لوگ اس قابل تھے کہ آنے والے واقعات کو دیکھ سکتے تھے، اس کا صاف مقصد یہ ہے کہ اس دور میں یہ کھوج اپنا رنگ لاپچی تھی، لیکن یہ کہنا مشکل ہے کہ آخر وہ کس طرح اس قابل ہوئے اور یہ کہ آخر انہوں نے ایسا کیا فارملا بنا لیا تھا کہ جسکی بنا پر مستقبل کو دیکھنا ممکن ہو گیا تھا، ہمارا ماضی اس طرح کے سینکڑوں واقعات سے بھر پڑا ہے۔

ہر انسان اپنی خواہشات کی دنیا میں اپنے مستقبل کو بڑا ہی حسین بناتا لیکن پھر وہ ڈر جاتا ہے کہ اسکے سنے آنے والے کل میں مکمل ہونگے یا نہیں اس لئے وہ اپنی تسلی کے لئے ایسے راستوں کو تلاش کرتا ہے جو اسے آنے والے کل کی خبر دے سکیں، باقی ممالک کا تو میں نہیں کہہ سکتا لیکن ہمارے پاک وہند میں اسکا بھڑیا انتظام موجود ہے آپکو بڑی آسانی سے ایسے بابے مل جاتے ہیں جو آپکا ہاتھ دیکھ کر بتا سکتے ہیں کہ آپکا مستقبل کیسا ہو گا؟ وہ اور بات کہ پھر انکی پیشگوئیاں کس حد تک درست ثابت ہوتی ہیں اس لئے بہت سے لوگ ان چیزوں کو سرے سے ہی نہیں مانتے اور بہت سے لوگ ان چیزوں پر خاصا اعتقاد رکھتے ہیں، بہر حال وہ تو ہر ایک کا اپنا اپنا تجربہ ہے۔

اس دوڑ میں ایک اور طریقہ بھی بہت مشہور ہے جسے فال نامہ کہا جاتا ہے بہت سے لوگ فال نکالتے ہیں، ایک فال نامہ کس طرح سے کام کرتا ہے؟ اسکو یوں سمجھ لیں جیسے ایک ٹیبل جس میں ایک سے سو تک نمبر درج ہوتے ہیں اور ٹیبل کے نیچے ایک سے سو تک جملے لکھے ہوتے ہیں پھر آپ آنکھیں بند کر کے ٹیبل پر اپنی انگلی رکھتے ہیں پھر آپکی انگلی جس نمبر پر آتی ہے

آپ اس نمبر والے جملے کو پڑھتے ہیں اور اسے اپنے سوال کا جواب مان لیتے ہیں، یہ بڑا ہی حیران کن طریقہ ہے لیکن ہمارے معاشرے میں لوگوں کی خاصی اکثریت اس پر اعتماد کرتی ہے، اسی طرح سے ایک کو طریقہ جسے علم رمل کہا جاتا ہے بنیادی قانون اسکا بھی وہ ہی ہے لیکن اس میں ایک پانسہ پھینکا جاتا ہے اور پھر پانسے کے ذریعے سامنے آنے والے علامات سے ایک نمبر بنائی جاتی ہے پھر رمال ان علامات کی مدد سے آپکے سوال کا جواب دیتا ہے۔ مجھے آج تک قال اور رمل کے جاننے والے کوئی خاطر خواہ جواب نہیں دے پائے کہ آخر یہ علم کس طرح سے کام کرتے ہیں؟ آخر انکے پیچھے کیا منطق کام کرتی ہے؟ بلکہ حیرت ہوتی ہے جب کچھ لوگ ان چیزوں کو مقدرس ہستیوں کے ساتھ منسوب کرنے لگتے ہیں، اور رمل کے بارے میں کہہ دیتے ہیں کہ یہ حضرت ادریسؑ کو معجزے کو طور پر دیا گیا تھا جب کہ اس بات کا کوئی واضح ثبوت موجود ہی نہیں ہے، میرے نزدیک یہ چیزیں آپ کے یقین سے وابستہ ہیں آپکا یقین جتنا پختہ ہوگا اتنا صحیح جواب آئیگا تو کمال اس میں آپکے یقین کا ہی ہے ناکہ ان چیزوں کا۔

المیٹر الاجی

لسٹرا الاجی کو اس گفتگو میں شریک نہ کرنا سراسر انصافی ہوگی لیکن یہ اتنا طویل علم ہے کہ اس پر گفتگو کرنے کے لئے ایک الگ تحریر کی ضرورت ہے اس وقت صرف اتنا کہنا بہتر رہے گا کہ یہ بھی ایک خاصہ پرانا طریقہ ہے اور موجودہ دور میں اس پر بڑے پیمانے پر کام ہو رہا ہے، اکثر اخباروں میں بھی لسٹرا الاجی کی پیشگوئیاں شائع ہوتی رہتی ہیں، اور ممکن ہے کہ آپ بھی اخبار میں کبھی نہ کبھی تو دیکھ ہی لیتے ہونگے جسکا عنوان کچھ اس طرح سے ہوتا ہے جیسے (آپکا آج کا دن کیسا رہے گا؟) یا (ستارے کیا کہتے ہیں؟) وغیرہ وغیرہ اس علم کے ذریعے سے ہونے والی پیشگوئیاں کبھی صحیح تو کبھی غلط بھی ثابت ہو جاتی ہیں، میری کچھ عرصہ قبل المیٹر الاجی کے ایک مشتاق سے ملاقات ہوئی انکا ایک جملہ بڑا ہی بیارا لگا اسنے کہا کہ المیٹر الاجی ابھی تک نامکمل ہے اور جب تک کہ یہ پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ جاتی تب تک اسکے نتائج میں غلطی کا اندیشہ باقی رہے گا۔

استخارہ

یہ بات تو یہی ہے کہ انسان لو اس دنیا میں آئے ہزار ہا برس لڑھپے ہیں مین وہ اب ہی اس کی ہوج میں خاطر خواہ نتائج نہیں لاپا رہا، اس لئے میرے خیال میں بہتر یہ ہو گا کہ ہم مستقبل کو کھوجنے کی بجائے اپنے معاملات پر وقت صرف کریں اور کوئی ایسا طریقہ اپنائیں کہ جس سے ہمارے معاملات آسانی سے آگے بڑھتے رہیں اور ہم ناکامیوں سے بھی محفوظ رہ سکیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی ﷺ ہم سب کو کاموں میں استخارہ کرنا اس طرح سکھاتے جیسے قرآن شریف کی سورت سکھاتے۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا قصد کرے تو دو رکعتیں (نفل) پڑھے اس کے بعد یوں دعا کرے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَعِينُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَعْقِدُ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ
وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ فَإِن كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الْأَمْرَ ثُمَّ لَمْ تُسَيِّبْهُ بِعَيْنِيهِ خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ قَالَ أَذِي دِينِي وَعَاقِبِي
وَعَاقِبَةُ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ اللَّهُمَّ وَإِن كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ شَرًّا لِي فِي دِينِي وَعَاقِبَتِهِ وَآجِلِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ
أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي [واصرفه عني] واقْدُرْهُ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَحِّبْ بِي بِهِ

ترجمہ: یا اللہ میں تجھ سے (انجام کی) بھلائی چاہتا ہوں تیرے علم کے وسیلے سے اور قدرت (یا توفیق) چاہتا ہوں تیری قدرت کے وسیلے سے اور تیرا بڑا فضل و کرم مانگتا ہوں کیونکہ (ساری) قدرت تجھ ہی کو ہے مجھ کو قدرت نہیں ہے اور انجام کا علم بھی تجھی کو ہے مجھ کو علم نہیں۔ تو ہی غیب کی باتیں جانتا ہے۔ یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کا میں نے قصد کیا ہے) میرے دین دنیا اور انجام میں میرے لئے بہتر ہے تب تو وہ میرے حصے میں کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین دنیا اور انجام میں میرے لئے برا ہے تو اس کو مجھ سے ہٹا دے۔ اور مجھ کو اس سے ہٹا دے اور پھر جہاں جس کام میں میرے لئے بھلائی ہو وہ میرے حصے میں کر دے اور مجھ کو اس پر راضی بنا دے (راضی برضا رکھ)۔

صحیح بخاری - کتاب الدعوات

میرے خیال میں یہ نہایت ہی عظیم طریقہ ہے اس سے ہم ناکامیوں سے بچنے کا ساتھ ساتھ اپنے معاملات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا سیکھتے ہیں اور اس پر بھروسہ کرنا سیکھتے ہیں، اور یقیناً اللہ پر بھروسہ مومن کی بہت بڑی کامیابی ہے

Article Link <http://www.mirfatehalishah.com/articles/post.php?id=2134>
Join us on facebook <https://www.facebook.com/mirfatehalishah>
www.mirfatehalishah.com